ہمارے لئے خدا اور محمد ﷺ ہی کافی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

قرآن کریم سے ہمیں پتا لگتا ہے کہ اس انسان کے لئے جو اپنے رب کریم کی معرفت رکھتا ہے اللہ ہی کافی ہے کسی اور کی اسے ضرورت نہیں۔

جہاں تک انسان کا اپنے رب پر کامل توکّل کا تعلق ہے اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی کامل عبودیت اختیار کرنی پڑتی ہے یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو فطری قویٰ دیئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوں اور انسان اپنی طاقت اور اپنے دائرۂ استعداد کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرے لیکن جب تک ہمارے سامنے کوئی نمونہ نہ ہوتا اس وقت تک ہمارے لئے خدا کی صفات کا مظہر بننا مشکل ہوجاتا اس لئے جہاں بنیادی حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے لئے کافی ہے وہاں اس صداقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک کامل نمونہ کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ نہیں سکتا۔ اسے یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ کن راہوں کو اختیار کرکے اور کس طرح وہ اپنے رب کریم تک پہنچے۔

پس دوسری چیز جو ہمارے لئے ضروری ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہے اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل اسوہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:۲۲) یہ ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال اور آپ کی عظمتِ شان اور جب پہلے بزرگ انبیاء پر آپ کی شان کو ظاہر کیا گیا تو انہوں نے بھی آپ کے وجود میں خداتعالیٰ کے کامل نور کو مشاہدہ کیا اور بہتوں نے کہا کہ اس کا آنا خدا کا آنا ہوگا۔ پس لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی شریعت کے ہر حکم پر احسن رنگ میں عمل پیرا ہو کر اور اپنی فطرت کی ہر قوت اور استعداد کو کامل نشوونما دے کر اور اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ میں کامل طور پر فنا کر کے خداتعالیٰ کی نگاہ میں ایک ایسا بلند اور ارفع مقام پیدا کیا کہ آپ رہتی دنیا تک نوعِ انسانی کے لئے بطور شفیع کے قرار دیئے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شفاعت کے مضمون کو بڑے حسین پیرائے میں کھول کر بیان کیا ہے۔ یہ مضمون تو میں اپنے کسی آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ اور اُسی کی توفیق سے بیان کروں گا۔ اس وقت میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بطور اُسوہ کے ہمارے لئے کافی ہیں کسی اور کے اُسوہ کی احباب جماعتِ احمدیہ کو ضرورت نہیں ہے۔

خداتعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ان راہوں کو اختیار کرنا ضروری ہے جو انسان کو خداتعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور ہر وہ راہ جو خدا تک پہنچاتی ہے اس پر ہمیں آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا ثبت نظر آتے ہیں۔ میں نے لندن میں غیر مسلم دنیا سے جو زیادہ تر عیسائی دنیا ہے، یہی کہا تھا کہ جن راہوں پر چل کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کے پیار کو حاصل کیا ان راہوں پر آپ کے نقشِ پا آج بھی نظر آتے ہیں۔ آپ کے نقشِ پا پر چلو تم خدا کے پیار کو حاصل کرلو گے۔ خداتعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل فطرت عطا کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توفیق بھی عطا کی کہ آپ اپنی اس کامل فطرت کی کامل نشوونما کریں اور بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل اسوہ بن جائیں۔ آپ کا یہی کامل اور حسین اُسوہ دراصل آپ کے شفیع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ شفیع کے معنے یہ ہیں کہ ایک طرف خداتعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر کے صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہرِ اتم بن جانا اور دوسری طرف نوعِ انسانی کی ہمدردی کا اس قدر شدّت کے ساتھ وجود میں موجزن ہونا کہ ہر قسم کی بھلائی اور خیر پہنچانے کی

تڑپ کے نتیجہ میں ہر قسم کی خیر اور بھلائی پہنچا دینے کی راہ کو کھول دینا، یہ دونوں قوتیں آپ کی زندگی اور ہستی کے دو پہلو ہیں جو آپ کے مقامِ شفاعت پر دلالت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے سارے فیوض کو حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے عملاً حاصل کر بھی لینا اور ان تمام فیوض کو بنی نوع انسان کی طرف پہنچانے کی قابلیت رکھتے ہوئے ایک ایسا نمونہ دنیا کے سامنے رکھ دینا کہ خدا تعالیٰ کے پیار کو ہر دروازے سے حاصل کرنے کے لئے سہولت پیدا ہو جائے اور یہی وہ کامل نمونہ ہے جو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں پایا جاتا ہے۔

پس پہلا پیار ہمارا اپنے رب کریم سے ہے اور پھر اس سے ہے جس نے ہمارے رب کی ہمیں راہیں دکھائیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آپ نے اپنے رب سے اس قدر پیار کیا کہ کسی اَور انسان نے اس قدر پیار کر کے خدا تعالیٰ کے اتنے نور کو حاصل نہیں کیا جتنا آپ نے کیا اور پھر اس نور کو آگے قیامت تک پہنچانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے۔

غرض ہمارے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں۔ کسی اور کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہر احمدی کو ہر وقت یہ فکر رہنی چاہیئے کہ کہیں اس کا قدم کسی ایسے راستے پر نہ جا پڑے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کا نقش ہمیں نظر نہیں آتا اور اس طرح ہم خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ بن جائیں بلکہ ہم ہمیشہ ان راہوں پر عمل کرنے والے ہوں جن راہوں کو اختیار کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی رضا اور پیار حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۶؍اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۲، ۳)